آل عمران ۱۲

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

([اے نبیؐ!] جن لوگوں نے کفر کیا، ان سے کہہ دیجیے: عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے
اور تم جہنم کی طرف اکٹھے کیے [ہانکے] جاؤ گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ ([اے نبیؐ!] جن لوگوں نے کفر کیا، اُن سے کہہ دیجیے: عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے)

سَتُغْلَبُوْنَ (غ ل ب) ← غلبہ پانا، کسی کو بے بس کرنا۔
سَ ← بہت ہی جلد

اِس آیت میں اگرچہ خطاب سب قسم کے کافروں سے ہیں لیکن بالخصوص خطاب یہودیوں اور مشرکین مکہ سے ہیں۔ انھیں کہا جا رہا ہے کہ اگر تم نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تو تم دنیا میں بھی مغلوب ہو جاؤ گے۔

تاریخ گواہ ہے کہ واقعی ایسا ہی ہوا۔ سب سے پہلے یہود بنو قینقاع جلاوطن کئے گئے پھر یہود بنو نضیر جلاوطن کئے گئے پھر یہود بنو قریظہ قتل کئے گئے پھر خیبر فتح ہو گیا اور تمام یہودیوں پر جزیہ عائد کر دیا گیا۔ اِسی طرح مکہ کے بہت سے کافر جنگ بدر میں مارے گئے اور مکہ فتح ہو گیا۔

چونکہ آج کے مسلمانوں کے اندر بدر والوں جیسا ایمان نہیں ہے۔ اس لیے اللہ کی مدد نہیں آ رہی ہے۔

یہ پیشن گوئی کہ کافر مغلوب ہو جائیں گے اُس وقت کی گئی تھی جب مسلمانوں کی حالت بہت کمزور تھی۔ اگرچہ مسلمانوں نے مدینہ میں اس وقت چھوٹی سی ریاست بنائی تھی یعنی اسلامی ریاست کی شروعات ہی ہوئی تھی۔ ہر وقت مسلمانوں پر خوف و ہراس چھایا ہوا تھا۔ عرب بھر کے مشرکین، یہود، نصاریٰ اور منافقین اِس ریاست کو ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اور اُن سب گروہ کے مقابلے میں مسلمانوں کی کامیابی کے آثار دور دور تک نظر نہیں آتے تھے۔ اُس وقت کہا گیا تھا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے۔ اور واقعی اللہ کی مدد مسلمانوں کے لیے آئی اور حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ یہ سب اسلام کے دشمن فرقے باری باری مات کھاتے گئے۔ اور چند ہی سال بعد عرب بھر میں اسلام پھیل گیا۔

وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ (اور تم جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے)

تُحْشَرُوْنَ (ح ش ر) :- جمع کرنا

اگر کوئی اسلام کو قبول نہیں کرتا، اسلام سے بھاگتا ہے تو قیامت کے دن وہ کہیں بھاگ نہیں سکتا۔ اُس دن اُن سب کو جہنم میں جمع کیا جائیگا۔

اِسی طرح اگر انسان اللہ کے احکامات سے، اُس کی کتاب سے، دین کی محفلوں سے، ہدایت سے بھاگنا چاہے تو آخر کہاں جائیگے؟ کہاں تک بھاگے گے؟ کہاں تک پناہ لے گے کوئی اللہ سے زیادہ طاقتور ہے جو ہمیں چھپا لے گا یا بچا لے گا؟ اِس لیے اللہ کی طرف پلٹ آنا چاہیے، پچھلے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے اور آئندہ کے لیے سچے دل سے توبہ کرکے اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے۔

وَبِئْسَ الْمِهَادُ (اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔)

بِئْسَ (ب ء س) :- فعل ذم ہے۔ جو مذمت کے لیے آتا ہے۔ معنی کتنا برا ہے۔

اَلْمِهَادُ (م ھ د) :- بچھونا، قرارگاہ، ٹھکانہ، گہوارہ (جو بچے کے لیے تیار کیا جائے یعنی جھولا یا cradle)

مطلب جہنم کی آگ تمہارے لیے ایسی ہوگی جیسا بچے کا جھولا یا ماں کی گود ہوتی ہے یہ ایسے ہی کہا گیا جیسے کوئی کہے "چلو تمہیں جیل کی سیر کراتے ہیں" (یعنی جیل میں قید کراتے ہیں) یا کوئی کہے "اگر امتحان میں ناکامیاب ہو گئے تو ہم تمہیں پیڑے کھلائے گے" (یعنی سزا دے گے)۔ بہرحال
یہ گہوارہ آگ کا ہوگا۔ دنیا کے گہوارے یا ماں کی گود کی طرح نہیں ہوگا اور ہمیں وہیں رہنا ہے۔ یہاں ماں کی گود نہیں بلکہ آگ کی گود ہوگی۔